ہندوستان بھر میں اہلِ سنت و جماعت کا واحد اخبار ہر ماہ میں ۷/۱۴ ۲۱/۲۸ تاریخوں کو امرتسر سے شائع ہوتا ہے

من یرد اللہ بہ خیرا یفقہہ فی الدین

اخبار الفقیہ

امرتسر پنجاب

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت ہر حال پیشگی آنی چاہیئے یا وی۔ پی۔ کی اجازت۔

(۲) بے رنگ ڈاک واپس کیجائیگی۔

(۳) نمونہ کا پرچہ ۲ کے ٹکٹ آنے پر روانہ ہوگا

(۴) کوئی مضمون جس میں تہذیب کے خلاف ہوگا۔ درج اخبار نہ ہوگا۔

(۵) جن مراسلات پر فرستندہ کا نام اور پورا پتہ نہ ہوگا درج اخبار نہ ہوں گے۔

(۶) مضامین نہایت خوشخط ہونے چاہئیں۔

(۷) خط و کتابت کے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور ہونا چاہیئے۔

(ایڈیٹر)

عام اغراض و مقاصد

(۱) اہل اسلام کی عموماً اور احناف کی خصوصاً حمایت کرنا۔

(۲) گورنمنٹ اور رعایا کے حقوق کی نگہداشت کرنا۔

(۳) اصلاح رسوم قبیحہ۔

شرح قیمت اخبار

(۴) رؤسا و عظام سے سالانہ چندہ ۵ے

(۵) عام خریداران سے سالانہ للعہ ششماہی عار

(۶) ممالکِ غیر سے سالانہ دس شلنگ۔

(ایڈیٹر)

جملہ خط و کتابت بنامِ حکیم معراج الدین احمد نقشبندی ایڈیٹر اخبار الفقیہ راعین و منگرین امرتسر ہونی چاہیئے

نمبر ۳۲	مطبوعہ ۱۶ ربیع الثانی ۱۳۴۳ھ مطابق ۱۴ نومبر ۱۹۲۴ء یوم جمعہ مبارک	جلد ۷

مسلمانو! لطف و سعادت حاصل کرو

مطلعِ انوارِ ایماں ذکرِ ختم المرسلین ۔ منبعِ برکات و احسان ذکرِ ختم المرسلین
دفترِ تنزیہ و احسان ذکرِ ختم المرسلین ۔ نسخۂ تفسیرِ قرآں ذکرِ ختم المرسلین
شاہدِ نازک خیالاں غازۂ حسن و جمال! ۔ ہیکلِ آشفتہ طبعاں ذکرِ ختم المرسلین
رحمۃٌ للعالمین و راحۃٌ للعاشقین ۔ مقصدِ تنزیلِ فرقاں ذکرِ ختم المرسلین
شانِ یکتائی احمد قل ہو اللہ احد ۔ نغمۂ تحمید یزداں ذکرِ ختم المرسلین
حاصلِ عمرِ عزیز و ثمرۂ نخلِ حیات ۔ آیۂ تطہیر و رضواں ذکرِ ختم المرسلین
محفلِ عرشِ شبِ معراج میں پیشِ خدا ۔ تھا سرودِ حور و غلماں ذکرِ ختم المرسلین
کیسے لے لیکر مزے قرآں میں فرماتا ہے آپ ۔ حضرتِ بیچون و سبحان ذکرِ ختم المرسلین

پیشکش لایا ہے وحشی بارگاہِ ناز میں
بہرِ عفوِ جرم و عصیاں ذکرِ ختم المرسلین
(مشرف)

یارانِ طریقت کو مژدہ!

اعلیٰ حضرت زبدۃ العارفین قدوۃ السالکین جناب مولنا مولوی حاجی

حافظ پیر سید جماعت علی شاہ صاحب قبلہ محدث علی پوری دام برکاتہم دربار شریف سے بغرض شمولیتِ جلسہ انجمن نعمانیہ لاہور تشریف لائے ہوئے ہیں۔ اور امروز فردا میں امرتسر تشریف لانے والے ہیں ؂

الحمد للہ

کہ حضرت مولانا مولوی پیر سلام الدین صاحب امام مسجد جامع میاں جان محمد صاحب مرحوم جو عرصہ زائد از دو ماہ سے بعارضہ بواسیر و بخار سخت بیمار تھے اب صحت یاب ہوگئے ہیں۔ خدا کا ہزار ہزار شکر ہے۔

مولانا ممدوح کا وجود حنفی مسلمانوں میں غنیمت ہے۔ آپکی ذات سے ملتِ حنیفہ حنفیہ کی بڑی خدمت ہو رہی ہے۔ اللہ تعالےٰ اُن کو کامل صحت عطا فرمائے اور دیر تک سلامت رکھے آمین ؂

خریدار صاحبان بوقتِ خط و کتابت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔ (مینیجر)

نعمت اللہ مرزائی کی سنگساری پر امیر جماعت (لاہوری پارٹی) کا پمفلٹ

مسلمانوں کی رائے عامہ سے اپیل

کابل میں نعمت اللہ سے پہلے دو مرزائی بجرم ارتداد قتل ہو چکے ہیں۔ اور ایسے وقت میں جبکہ بانی مذہب یعنے مرزا صاحب خود موجود تھے۔ مگر اوس وقت مرزائیوں نے اتنا شور نہ مچایا تھا جتنا کہ اب مچا رہے ہیں۔

اُس وقت سلطنت خداداد افغانستان اگرچہ اندرونی معاملات میں آجکل کیطرح کامل مختار و آزاد تھی۔ تاہم بیرونی معاملات میں وہ سوائے دولت برطانیہ کے کسی دوسری سلطنت سے کسی قسم کا تعلق رکھنے یا کسی دوسری سلطنت سے کسی قسم کا معاہدہ کرنے کی مجاز نہ تھی۔ تاہم ایک طرح سے برٹش گورنمنٹ برطانیہ سے ایک خاص تعلق تھا۔ اُس وقت مرزا صاحب نے گورنمنٹ برطانیہ سے صدائے احتجاج بلند کرنے کے لئے کوئی جدوجہد نہیں کی۔ لیکن اب جبکہ دولتِ خداداد ایک خود مختار سلطنت اور دوسری سلطنتوں سے معاہدہ وغیرہ اور تعلق قائم کرنے کیلئے آزاد ہے۔ اور کسی گورنمنٹ کا برائے نام بھی اس پر دباؤ نہیں۔ تو جماعتِ مرزائیہ کے صدر اعظم خلیفۃ المرزا نے اٹلی۔ برطانیہ۔ امریکہ کے وزراء اعظم کو تاریں دیں اور لنڈن میں ایک جلسہ کرایا۔ اور یہ نہ سمجھے کہ یہ طاقتیں شہریارِ کابل خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ' کو اس معاملہ میں کچھ کہنے کی مجاز ہی کب ہیں۔

ایک پہلو تو یہ ہوا۔ دوسرا پہلو چیخ و پکار کا یہ ہے کہ خود خلیفۃ المرزا اور جماعت قادیانی اس سنگساری کو اپنے لئے باعثِ فخر سمجھتے ہوئے یہ ظاہر کرتے ہیں کہ نعمت اللہ کی خواہش بھی یہی تھی جو خدا نے پوری کردی۔ تو تعجب ہے کہ اس صورت میں بجائے اس کے کہ دولت خداداد کا شکریہ ادا کیا جائے کہ اس نے ان کی تمنا اور آرزو پوری کردی۔ یہ آسمان کیوں سر پر اٹھا لیا۔

لاہوری پارٹی نے دشمنانِ اسلام کا دروازہ کھٹکھٹانے کی ضرورت نہ سمجھی اور اپنی صدائے احتجاج پر نفرت ظاہر کی۔ لیکن جو کچھ انہوں نے کیا اور کر رہے ہیں اس میں بھی عقلمندی کا نام و نشان نہیں پایا جاتا۔

لاہوری جماعت کے امیر صاحب نے ایک پمفلٹ شائع کیا ہے۔ جس میں انہوں نے بخیالِ خود نعمت اللہ کی سنگساری کو شریعت کے خلاف ثابت کیا ہے جسکا رد علمائے اسلام کی طرف سے کافی ہو چکا اور ہو رہا ہے۔

ہم اسی رسالہ میں سے جو خلاصہ ہم مختصر طور پر لے سکے ہیں وہ یہ ہے:۔

(۱) ارتداد کی سزا قتل نہیں۔

(۲) اگر مرتد کو قتل کیا جائے تو لَا اِکْرَاہَ فِی الدِّیْن کی مخالفت ہے۔

(۳) مرتد کی سزا دینا دراصل اسلام کو اغیار کی نظروں میں ذلیل اور بدنام کرنا ہے۔ کیونکہ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ اسلام ضمیر کی آزادی نہیں دیتا۔

امر اول کے متعلق ہم اوپر لکھ چکے ہیں کہ علمائے کرام اسپر مفصل بحث کر چکے ہیں اور کر رہے ہیں اس لئے اسی مضمون میں ہم ان ابحاث کا اعادہ ضروری نہیں سمجھتے۔

قبل اس کے کہ ہم باقی دو امور پر کچھ عرض کریں یہ بتا دینا ضروری ہے کہ امیر جماعت احمدیہ لاہور نے مسلمانوں کی رائے عامہ سے اپیل کی ہے اگر رائے عامہ سے یہ مراد ہے کہ وہ مسلمان جو علم تفسیر و حدیث رکھتے ہیں۔ اور احکامِ اسلامی سے پورے ماہر ہیں۔ ایسے لوگوں سے اپیل کیگئی ہے تو یہ اپیل ہی فضول ہے۔ ایسے لوگ اس وقت دو حصوں میں منقسم ہیں۔ پہلا حصہ وہ ہے جو ارتداد کی سزا کو جائز اور مطابق شریعت اسلامی بتاتا ہو اور مسلمانوں میں ایسے ہی لوگوں کی کثرت ہے دوسری قسم کے لوگ اس وقت یا تو جماعت مرزائی ہے۔ یا بعض انگریزی دان ایڈیٹرانِ اخبارات جو علم قانونِ شریعت بالکل ناآشنا ہیں۔ اسی حصہ میں ایک آدھ مولوی کا نام بھی نظر آتا ہے۔ مگر وہ شاذ و نادر کے حکم میں ہیں۔ النادر کالمعدوم (مثلاً ایڈیٹر صاحب اہل حدیث)

ایک مرزائی اخبار نے کسی زنانہ اخبار کے ایڈیٹر کا رونا سنایا ہے اور "پیغام صلح" نے اخبار "تنظیم" کے خیالات کا اظہار کرکے ثابت کرنا چاہا ہے۔ مگر یہ بے سود ہے۔ اس لئے کہ ایسے لوگوں کا کوئی خیال جو قانون شریعت کے متعلق ایسی حالت میں جبکہ یہ لوگ قرآن و حدیث کے احکام سے قطعاً ناآشنا ہیں قابل التفات ہی نہیں ہے۔

اُن کی نظروں میں صرف یہ ایک بات آتی ہے کہ سزائے ارتداد سے اسلام پر اعتراض آتا ہے۔ ہندو یہ کہتے ہیں' فلاں قوم یہ کہتی ہے۔ گویا ان لوگوں کے نزدیک اسلام ایک ایسا مذہب ہونا چاہیئے جسکی [illegible] ہندو۔ عیسائی ان کے سامنے پیش کریں۔ بس سوا اس کے انکا کوئی استدلال نہیں۔

اور اگر رائے عامہ سے یہ مراد ہے کہ عامۂ مسلمین تعلیم یافتہ اور غیر تعلیم یافتہ سب کے سب اپنی رائے کا اظہار کریں۔ تو کون عقلمند اس کو صحیح سمجھ سکتا۔ عوام تو کسی نہ کسی اہل الرائے کے ماتحت ہوتے ہیں جس پر کسی کا اعتبار ہو۔ وہ اس کی رائے کو صحیح سمجھیگا اور اسی کو ظاہر کریگا۔

ایک بے علم مرزائی کو لاکھ سمجھایا جائے کہ مرزا صاحب اپنے دعاوی میں کاذب ہیں۔ ان کی پیشن گوئیاں انہیں جھوٹا ثابت کر رہی ہیں۔ لاکھ دلائل پیش کئے جائیں مگر وہ نہیں مانیگا۔ کیونکہ جن لوگوں پر اسے اعتماد ہے۔ وہ ان کی تقلید پر ہی راضی ہے۔ تو سمجھ میں نہیں آتا کہ عوام کی رائے سے امیر جماعتِ لاہوری کونسا نتیجہ اخذ کر سکتے ہیں۔

امرتسر میں جس روز انجمن حفظ المسلمین کا جلسہ تھا جس میں تاجدار افغانستان کے نام تار بھیجنے کا فیصلہ ہوا تھا۔ اس جلسہ میں مولوی محمد بہاء الحق صاحب کے بعد مولوی عطاء اللہ صاحب نے پرزور تقریر کی تھی دورانِ تقریر میں مولوی محمد داؤد صاحب غزنوی اور سیف الہند ڈاکٹر سیف الدین صاحب کچلو ایڈیٹر اخبار تنظیم بنفس نفیس موجود تھے۔ مولوی عطاء اللہ صاحب نے بلند آواز سے حاضرین کو مخاطب کیا تھا اور اعلان کیا تھا۔ کہ اگر کسی صاحب کو اسپر اعتراض ہے تو آزادی سے بیان کرے مگر نہ تو ڈاکٹر صاحب نے کوئی اعتراض کیا۔ نہ تنظیم کے کسی دیگر رکن نے۔ تو سمجھ میں نہیں آتا کہ اخبار تنظیم میں انہوں نے اس پر کچھ

ے کی ضرورت کیوں محسوس کی۔

اگر یہ کہا جائے کہ ڈاکٹر صاحب اپنے جلسہ کی غرض
وہاں تشریف لیگئے تھے۔ جو حفظ المسلمین کے
ر کے بعد شروع ہوگیا۔ جس کے صدر ڈاکٹر صاحب
تھے۔ تو بھی اس سے تو انکار نہیں ہوسکتا۔ کہ وہ
ضرین میں موجود تھے۔ اور ریزولیوشن تمام حاضرین
اتفاق سے پاس ہوا۔ اگر ڈاکٹر صاحب اپنے انہی
لات کو جو اخبار میں ظاہر کرچکے ہیں۔ اُس وقت
میں ظاہر کردیتے تو ممکن تھا کہ ریزولیوشن
اتفاق پاس نہ ہوتا۔ یا تو کثرت رائے سے منظور
تا یا کثرت رائے سے مسترد ہوجاتا۔ مگر ڈاکٹر صاحب
اس وقت کی خاموشی اور اس کے بعد اخبار میں
ں کے خلاف لکھنا ضرور کسی مصلحت پر مبنی ہے جسکا
م سوائے اُن کے کسی کو نہیں ہوسکتا۔ لیکن اس
انکار نہیں ہوسکتا ہے کہ ڈاکٹر صاحب کا بعد میں
لف رائے کا اظہار کرنا مرزائیوں کے لئے غیر مفید ہے
ر اسپر وہ بغلیں نہیں بجا سکتے۔

اب ہم ہر دو امور پر جو امیر جماعت احمدیہ لاہور کے
فلٹ کا نچوڑ ہیں۔ سرسری نظر ڈالتے ہیں:۔

(۲) یہ امر کہ سزائے ارتداد لَا اِکْرَاهَ فِی الدِّیْنِ
خلاف ہے ایک سخت غلطی اور غلط فہمی ہے۔

یہ آیت صرف تبلیغ اسلام کے متعلق ہے۔ چنانچہ
ری آیت کے پڑھنے سے ہمارے دعویٰ کی تصدیق
تی ہے۔ اللہ تعالےٰ کا ارشاد ہے:۔

ا اِکْرَاهَ فِی الدِّیْنِ ن تَّبَیَّنَ الرُّشْدُ نَ الْغَیِّ فَمَنْ یَّکْفُرْ طَّاغُوْتِ وَیُؤْمِنْ اللّٰهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ لْعُرْوَةِ الْوُثْقٰی نْفِصَامَ لَهَا وَاللّٰهُ مِیْعٌ عَلِیْمٌ۔	کوئی زبردستی دین میں نہیں تحقیق ہدایت گمراہی سے الگ ہوکر کھل گئی ہے پس (وہ ہدایت کے ظاہر ہونے کے بعد) جو شخص جھوٹے معبودوں سے انکار کرے اور اللہ تعالیٰ پر ایمان لے آئے تو اس نے ایک مضبوط رسی کو پکڑ لیا جو ہرگز

یں ٹوٹیگی اور اللہ تعالیٰ سننے والا اور جاننے والا ہے۔"
اس کا صاف مطلب یہ ہے کہ کسی کو دین منوانے
ے کا فر سے مسلمان بنانے میں زبردستی نہ کرو صرف
ایت کا راستہ دکھا دو۔ جبکہ ہدایت اور گمراہی میں
فا تمیز کرچکے ہیں۔ تو اب انکا اختیار ہے کہ وہ

مسلمان ہوں یا نہ ہوں۔ اگر کوئی مسلمان ہوجاوے تو اس
نے خدا کی رسی اور مضبوط رسی کو پکڑ لیا جو ٹوٹنے والی نہیں
اس لئے شریعت اسلامیہ میں کفار رعایا پر دین
کے معاملہ میں کوئی زبردستی نہیں بلکہ اُن سے حسن سلوک
اور رواداری کا حکم ہے۔ کفار کو اپنے طریق پر عبادت
کرنے کی کامل آزادی ہے۔

تعجب ہے کہ اس آیت کو مرتد کے حکم میں چسپان
کرنے کی فضول کوشش کیوں کیجاتی ہے۔

کہا جاتا ہے کہ اسلام بزور شمشیر تو نہیں پھیلا (باطل ہے)
مگر جب مرتد کے لئے سزائے موت تجویز کی جاتی ہے تو
اس سے لازم آتا ہے کہ اسلام پر قائم رکھنے کے لئے
زور شمشیر موجود ہے۔ چونکہ یہ اعتراض اس بنا پر ہے
جو امر معلوم کے متعلق ہے۔ اس لئے اس پر ہم امر سوم
میں بحث کریں گے۔

(۳) تیسری بات جو زیر بحث پمفلٹ میں ہے" یہ ہے
کہ مرتد کو سزا دینا دراصل اسلام کو اغیار کی نظروں میں
ذلیل اور بدنام کرنا ہے۔ کیونکہ اس سے ثابت ہوتا ہے
کہ اسلام ضمیر کی آزادی نہیں دیتا"۔

قبل ازیں کہ ہم اس پر کچھ عرض کریں ہم دکھانا
چاہتے ہیں کہ اسی خیال کی بنا مذہب پر نہیں اور نہ
کوئی غیر اسلام مذہب یہ اعتراض کرسکتا ہے۔

آجکل کا زمانہ جسکو نئی روشنی کا زمانہ کہا جاتا ہے
ایسا ہے کہ اس میں جس تہذیب کا وجود ہے اس کا
ماخذ مذہب نہیں اور قطعاً نہیں۔

دیکھنا یہ ہے کہ مذہبی احکام جو ہر ایک اہل مذہب کے
نزدیک مسلّم ہیں اعتراض اُن احکام کی بنا پر ہے یا
نئی تہذیب کی بنا پر۔ اگر اعتراض کی بنا مذہبی احکام
پر ہے۔ تو ہم ہر ایک مذہب کا اعتراض سننے کے لئے
ہمہ تن گوش ہو کر تیار ہیں۔ اور اگر اعتراض احکام
مذہبی کی بنا پر نہیں تو ہمیں اس کی پرواہ نہیں۔

کیوں؟ سنئے!

اس لئے کہ کوئی مذہب اتنا اختیار نہیں دیتا کہ
اپنی بنائی تہذیب یا اپنا بنایا قانون مذہب پر رائج
کرسکیں۔ بلکہ اپنی بنائی ہوئی بات مذہب کے مقابلہ
میں لچر اور فضول ہے۔

(۱) آجکل کی تہذیب کہتی ہے کہ غلاموں کی خرید و
فروخت سخت جرم اور مستوجب سخت سزا کے ہے۔ مگر کیا

کوئی عیسائی۔ یہودی اور ہندو اس خرید و فروخت کا
سنگین جرم ہونا تو درکنار اپنے مذہب کی کتابوں سے
اسکا عدم جواز بھی دکھا سکتا ہے؟

(۲) آجکل ایک سے زیادہ بیویاں رکھنا ناجائز
ہے۔ کیا کوئی یہودی اور ہندو اس کا عدم جواز اپنی
مذہبی کتابوں سے ثابت کرسکتا ہے؟

(۳) آجکل چوری کی سزا میں اگر ہاتھ کاٹے جائیں
اور اسپر اعتراض ہو تو کیا یہودی۔ عیسائی اور ہندو
اپنے مذہب کے احکام اس اعتراض کے کرنے میں
حق بجانب ثابت کرسکتے ہیں؟

ہماری حیرت کی کوئی انتہا نہیں رہتی جب ہم مرزائی
اخباروں میں ہندو اخبارات کے خیالات کے اقتباسات
دیکھتے ہیں۔ اگر مرزائیوں کے نزدیک ہندوؤں کے
اخذ کئے ہوئے نتائج صحیح ہیں اور ان کو ضرور تسلیم کرنے
پر مجبوری ہے۔ تو پہلے اپنے مذہب کا علاج کریں۔ لیکن
ہمیں امید نہیں کہ مرزائی ان کی ہر بات کو تسلیم کریں۔
یہ کوئی عقلمندی نہیں کہ اپنے مطلب کی بات اگر کوئی
غیر مسلم کہے تو اس کو وحی آسمانی سمجھ لیا جاوے اور
یہ نہ سمجھا جاوے کہ یہ اسی دماغ کی اختراع ہے جس سے
مسائل اسلام پر ہی نہیں بلکہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ
وسلم کی ذات مستجمع الصفات پر غیر مہذبانہ حملے کرنیکے
مشتاق ہیں۔

اسلام مقدس نے مرتد کے لئے اگر سزا تجویز کی ہے
تو اس سے یہ نتیجہ کیسے نکل سکتا ہے کہ اگر ہندوستان
میں سوا راج سے کہیں مسلمان عنصر غالب ہو تو سارے
ہندوؤں کو زبردستی مسلمان بنا لینگے۔ حالانکہ اسلامی سلطنتوں
میں صدیوں غیر مسلم رعایا رہے۔ اگر مسلمان کسی کو زبردستی
مسلمان بناتے تو آج تمام دنیا میں اگر نہیں تو جہاں
جہاں اسلامی حکومت رہ چکی ہے ایک غیر مسلم کا وجود بھی
باقی نہ رہتا۔ کابل ہی کو لیلو جہاں نعمت اللہ مرتد سنگسار
کیا گیا ہے۔ وہاں ہندو برائے نام بھی نہ ملتا ہندوستان
میں مسلمانوں کی صدہا سال کی حکومت کا نتیجہ یہ نہ ہوتا
کہ ۲۲ کروڑ ہندو یہاں پائے جاتے۔ مگر کیسی بیہودہ
منطق ہے جو مرزائی اخبارات محض اپنی کامیابی دکھانے
کے لئے اپنے اخباروں میں نقل کردیتے ہیں۔

شہنشاہ اکبر کی پالیسی سے ہندو بہت خوش ہیں
اگرچہ غیور ہندو راجاؤں کی لڑکیاں شاہان مغلیہ کے

حرموں میں بھتیں۔ مگر اکبر کی پالیسی کے مقابلہ میں اس سخت ترین فعل کو بھی راجپوت بہ نظرِ استحسان دیکھتے رہے مگر ہم سوال کرتے ہیں کہ اکبر کی پالیسی مذہب کی بنا پر تھی؟ کیا مذہب اس کو اجازت دیتا تھا کہ ایک مشرک عورت کو بطور حرم بیوی کے اپنے نکاح میں رکھے؟ یا ہندوؤں کی طرح سورج اور دیوتاؤں کی پوجا کرے؟۔

اسی طرح کی پالیسیاں آج سلطنتوں میں رائج ہیں مگر مذہب کو ان پالیسیوں کو کوئی تعلق نہیں۔

اسلام نے تو کفار رعایا کو آزادی دے رکھی ہے مگر دوسرے مذاہب کے لوگ تو اپنی مملکتوں میں کسی مسلم کا رہنا بھی جائز نہیں قرار دیتے۔

ہندو اعتراض کرنیوالے یا خود مرنالی گروہ ثابت کرسکتا ہے؟ کہ ہندو مذہب کے رو سے کوئی مسلمان ہندوستان میں رہ سکتا ہے؟ اگر مسلمانوں نے اس ملک میں حکومت کی اور اپنی طاقت سے کی تو ہندوؤں کا مذہبی حکم نہیں ہوسکتا۔

سلطنت اسلامیہ کے زوال کے بعد مسلمان یہاں کروڑوں کی تعداد میں موجود تھے۔ اگر اس وقت انگریزوں کا قبضہ ہندوستان پر نہ ہوگیا ہوتا۔ اور یہاں کے ہندو راج کو سنبھال لیتے۔ تو جس طرح انہوں نے دوبارہ عروج حاصل کرنے کے بعد بدھ مذہب کے لوگوں کو نہ صرف نکالدیا بلکہ جو پایا گیا اُسے نیست و نابود کردیا۔ اسی طرح مسلمانوں سے ان کا سلوک ہوتا وہ زمانہ تو گذر گیا۔

آج ہندو جذبات کا کامل احساس کرو تو تمہیں معلوم ہوجائیگا۔ کہ باوجودیکہ انگریزی حکومت ہے۔ پھر بھی ہندو چاہتے ہیں کہ مسلمان اس ملک کو چھوڑ کر چلے جائیں اور اگر ان کا بس چلے تو مسلمانوں کو ذبح کرکے چھوڑیں۔

ہندو مذہب کیا کسی پر اعتراض کرسکتا ہے کہ وہ اپنے پیروؤں کو ساوی حقوق نہیں دیتا۔ آریہ سماج نے شدھی کے ذریعے اچھوت قوموں کو ملانے کی کوشش کی ہے۔ مگر اصلی ہندو مذہب کے پیرو اس تعلیم کو قبول نہیں کرتے۔ کیونکہ ساوات کا خیال ہندو مذہبی احکام کے رو سے ایک ناجائز اور بیہودہ خیال ہے۔ عیسائی اپنی موجودہ پالیسی کی بنا پر اعتراض کرتے ہیں تو کرلیں مگر مذہبی حیثیت سے وہ اعتراض کرنے کی جرأت نہیں رکھتے۔ اسپین میں مسلمانوں نے صدیوں تک حکومت کی بگونہ تو عیسائیوں کو نکالا

نہ زبردستی مسلمان کیا۔ لیکن جب عیسائیوں کا تسلط ہوگیا تو سب مسلمان نکال دئے گئے۔ جو ڈر کے مارے عیسائی بن گئے وہ رہ گئے۔ اور جو نکل بھی نہ سکے اور عیسائی بھی نہ بن سکے وہ قتل کردئیے گئے۔

یہ تو خیر پرانا واقعہ ہے۔ اس وقت ابھی موجودہ پالیسی کا نام و نشان بھی نہ تھا۔ آج ذرا مسٹر محمد علی صاحب یا مرزا صاحب کے قادیانی جانشین ذرا آسٹریلیا میں قدم تو رکھیں یا امریکہ و انگلستان میں رہکر وہاں کے لوگوں کے سے حقوق تو حاصل کرسکیں پھر ہم سمجھ لینگے کہ عیسائیوں کو عدالتِ کابل کے فیصلہ پر اعتراض کرنے کا کوئی حق حاصل ہے۔ حالانکہ آج حرّیت و مساوات کا ڈنکا بج رہا ہے۔

(باقی باقی)

حجاز مقدس میں نجدی وہابیوں کے مظالم کی

خونی داستان

چشم دید واقعات کی کہانی مظلومین کی زبانی

(از جناب مولانا مولوی حاجی حکیم احمد علی عفی عنہ قصوری سلّمہ)

مکرمی جناب حکیم صاحب ایڈیٹر اخبار الفقیہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ!

احقر مورخہ ۱۲؍ کو سفر حرمین شریفین سے واپس آیا۔ اردو اخبارات مثلاً سیاست، زمیندار وغیرہ کے دیکھنے سے معلوم ہوا کہ اصل حالات ملک حجاز مقدس تاریکی میں ہیں۔ اور جن خبروں کو جرائد مذکورہ شائع کر رہے ہیں وہ اصل کے بالکل خلاف ہیں ان حالات کو دیکھکر خیال تھا کہ فوراً انکشاف حالاتِ صحیحہ کے لئے اخباروں میں چشم دید واقعات شائع کرائے جائیں کہ میرے ایک رفیق سفر مولانا مولوی برکت علی صاحب ساکن نتھو والہ ضلع شاہ پور کا خط موصول ہوا جس میں آپ نے تحریر فرمایا تھا کہ میں نے خود دفتر سیاست میں جاکر حالات صحیح قلمبند کرادیئے ہیں۔ جس سے میں نے اپنے ارادہ کو ملتوی کردیا۔ کہ اب صحیح حالات بذریعہ اخبار سیاست

مخلوق کے سامنے آجائیں گے۔ مگر نامعلوم آج دس پندرہ یوم گذر چکے ہیں کہ مولوی صاحب کا بیان مدیر سیاست نے کیوں درج اخبار نہیں فرمایا۔ اس لئے اصل حالات جو اس عاجز نے جدہ و مکہ معظمہ کی سکونت کے دنوں میں اسی جگہ پر مظلومین مکہ اور طائف (وبعض جدہ) کی زبانی سنکر قلمبند کئے تھے بمختصراً لکھکر پیش خدمت کرتا ہوں امید کہ آپ اپنے اخبار گوہربار میں جگہ دیکر ممنون فرمائینگے تاکہ عام مسلمانوں کو صحیح حالات سے واقفیت حاصل ہو۔

وھوھذا:۔

ہم لوگ براہِ عقبہ مدینہ منورہ کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کے لئے گئے تھے۔ وہاں سے مورخہ ۶؍ کو واپس جدہ پہونچے۔ جدہ میں بوجہ جہاز نہ ملنے کے ہم ۹؍ تک مقیم رہے۔ ابھی جدہ میں پہونچے ہوئے ہمیں چند یوم ہی گذرے تھے کہ خبر پہونچی کہ نجدیوں نے طائف پر قبضہ کرلیا ہے۔ چونکہ اہل مکہ گرمی کے موسم میں اکثر طائف چلے جاتے ہیں۔ اس سال بھی بعد ایام حج کے وہ لوگ کثرت سے طائف گئے ہوئے تھے۔ اس خبر میں چار پانچ یوم بعد بہت سے اہل مکہ جدہ میں پہونچے جب ہم نے ان سے طائف کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے کہا ہم لوگوں میں سے بہت سے طائف سے ہی واپس آئے ہیں۔ جو کچھ حالات نجدیوں کے ظلم و ستم کے متعلق ان لوگوں نے ہمیں سنائے ہمارے دل ہلا دیئے۔ ہمارے ہوش و حواس پراگندہ ہوگئے جو کچھ طائف میں نجدیوں نے لوگوں پر سختیاں اور مظالم توڑے ہیں۔ اس کی نظیر پیش کرنے سے تاریخ قاصر ہے۔ ان لوگوں نے بیان کیا کہ دو دن کی لڑائی کے بعد شریف مکہ کی فوج مغلوب ہونے پر جب نجدی شہر میں داخل ہوئے تو اہلِ شہر نے امان طلب کی جس پر نجدیوں نے رعیت کو امان دیدی اور فوج سے ہتھیار رکھوا کر قید میں کرلیا۔ شہر کے لوگ امان کی وجہ سے مطمئن ہوکر اپنے اپنے گھروں میں بامن بیٹھ گئے اور ایک رئیس شہر نے بہت سے دنبے ذبح کرکے نجدیوں کی دعوت کی۔ انہوں نے نہایت سکون سے کھانا تناول کیا۔ اور رات کو آرام میں سو رہے۔ صبح اُٹھتے ہی میزبان پر یہ تہمت لگائی۔ کہ تم بھی ہمارے خلاف فوج لیکر شریف کے ساتھ ملکر جنگ میں شامل تھے۔ ہرچند میزبان نے قسم و سوگند سے تسلی کی کہ اہلِ شہر میں سے

گر کوئی شخص بھی جنگ میں شریک نہیں ہوا۔ صرف
ج نے ہی مقابلہ کیا۔ اہل شہر اگر جنگ میں شامل
تے تو تمہارا قبضہ قیامت تک طائف پر ہونا محال تھا
شہر کو تو شریف کے سے ہرگز ہمدردی نہ تھی اس
ے وہ الگ بیٹھے تماشا دیکھتے رہے ہیں۔ مگر ان لینا
تحقیق سے کام لینا یہ تو ان کی فطرت کے خلاف ہے
ن کی ایک نہ سُنی اور بقول "خونے بدرا بہانہ ہا بسیار"
ی بہانہ پہ پہلے میزبان کی میزبانی کا حق ادا کیا۔ تمام
ل وعیال معہ زن وبچہ اس کا تہ تیغ کیا۔ اور گھر بار
ں کا تمام لُوٹ لیا۔ شہر کا محاصرہ کرکے شہر میں قتل
م شروع کردیا۔ بلا تمیز جو سامنے آیا عورت، بچہ،
ڑھا؛ عربی، جاوی، ہندی سب کو قتل کردیا۔ اور
ل واسباب لُوٹ لیا جب قریباً پندرہ سو کے آدمی
قتل ہوچکے۔ تو لوگ واویلا کرتے ہوئے بقیہ ادھر ادھر
وڑنے لگے۔ بعض لوگ گھروں میں داخل ہوکر دروازے
بند کرکے بیٹھ گئے دوسرے روز پر امان کا حکم جاری
ا۔ اور ساتھ ہی یہ حکم صادر ہوا۔ کہ تمام لوگ گھروں
ں باہر نکل آویں جو شخص دروازہ بند کرکے اندر
ہیگا۔ اس کا مکان گرا کر مال اسباب لُوٹ لیا جاویگا
ل بچہ قتل کردیا جائیگا۔ تمام لوگ گھروں میں سے
ہر نکل آئے۔ سب کو ایک جگہ پر جمع کردیا گیا اور حکم
یا کہ مکہ والے طائف والوں سے الگ ہوجائیں جب
ں الگ ہوگئے تو اب چند لوگوں کو تلوار دکھا کر
وچھا گیا کہ بتاؤ ان میں امیر آدمی کون ہیں۔ موت کی
رسے انہوں نے بتادیا۔ امراء کی مشکیں باندھ دیں
ور حکم دیا کہ بتاؤ تمہارے پونڈ کہاں ہیں؟ نہ بتانے
پر سخت مارنا پیٹنا شروع کیا۔ اس قدر شور ہنگامہ
بر پا تھا کہ قیامت کا نمونہ معلوم ہوتا تھا۔ جسقدر
مال جس سے میسر ہوا لے لیا۔ اور سب مکہ والوں
ور ان لوگوں سے جو ساکنانِ طائف سے نہ تھے تمام
ل اسباب چھین لیا۔ مردوں عورتوں اور بچوں کے
سم پر سے تمام کپڑے اتار لئے۔ اور ایک ایک رومال
پس وپشت ڈھانکنے کے لئے دیدیا اور ٹھوکریں
ر کر حکم دیا کہ نکل جاؤ۔ معاذ اللہ وہ عورتیں جنکا ناخن
ک کبھی کسی غیر محرم نے نہیں دیکھا تھا۔ آج وہ بیچاریاں
صرف ناف سے کمر تک ایک رومال لپیٹے ہوئے تمام
بدن ننگا دوڑی ہوئی جارہی تھیں۔ جو کبھی چند قدم

بھی پیدل نہ چلی تھیں۔ مگر آج وہ ساٹھ میل سفر بھوکی
پیاسی ننگے بدن ننگے پاؤں جان اور عزت کے خوف
سے بیہوشی کی حالت میں چند قدم چل کر گر پڑتی ہیں
مگر حواس باختہ پھر اٹھکر دوڑتی ہیں۔ کہ کہیں نجدی
آکر بیعزتی نہ کریں۔ پاؤں سوجے ہوئے ہیں۔ تلووں
اور پنڈلیوں میں زخم اور چھالے پڑگئے ہیں (یہ
حالت تو ہماری بھی چشم دید ہے) اور سب سے بڑا ظلم
یہ ہے کہ کوئی جوان عورت جوان کے ہاتھ آئی۔
خواہ وہ باکرہ ہے یا شادی شدہ مشکل سے اپنی عصمت محفوظ
رکھ سکی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ہر شخص
کے سامنے یہ کلمہ پیش کرتے ہیں لا الٰہ الا اللہ
مالک یوم الدین محمد کان رسول اللہ۔ جس
شخص نے اس سے انکار کیا۔ فوراً قتل کردیا گیا۔
ائمہ اربعہ کے مقلد سب ان کے نزدیک کافر ہیں۔ جس
نے حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی ہونا ظاہر کیا فوراً قتل
کردیا گیا۔ سیدنا عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ
کا روضہ مبارک طائف میں ہے۔ ان ظالموں نے
اس کو مسمار کردیا۔ اور لوگوں کے سامنے اس پر
معاذ اللہ معہ جوتا کھڑے ہوکر (حالانکہ حدیث
مبارک میں عام قبروں پر بھی ایسا کرنیکی ممانعت ہے)
کہا کہ بلاؤ اس کو اب یہ تمہاری امداد کرے یا ہمارا
کچھ بگاڑے۔ ایک واقعہ نہایت ہوشربا ان
لوگوں نے سنایا کہ ایک عورت کو مکان سے قفل
توڑ کر نکالا گیا۔ اس کی گود میں شیر خوار بچہ تھا
اس نے بہت ہی منت سماجت کی۔ مگر اس کے سامنے
پہلے اس کے لڑکے کو قتل کیا اور بعد میں اس کو
بھی قتل کردیا گیا۔ ہندوستان میں سے ان کے
ہم مشرب لوگوں نے ان افعال شنیعہ پر ان کو مبارکباد
کے تار دیئے ہیں۔ جو مصری اخباروں میں چھپ کر
عام شائع ہوچکے ہیں۔ یہی خبریں بعینہٖ ہم نے اخبار
"القبلہ" عربی اور "الفلاح" عربی میں جدہ مکرمہ میں اپنی
آنکھوں سے دیکھی ہیں۔ جب نجدیوں نے اعلان کیا کہ
ہم یہ جمعہ حرم شریف مکہ مکرمہ میں پڑھیں گے
تو اہل مکہ ان کے ظلم اور ستم سے خائف ہوکر قریباً
تمام گھر بار مال اسباب چھوڑ کر صرف اپنی عزت
اور جان کے خوف سے بھاگ کر جدہ میں چلے
آئے ہیں۔ اس وقت خوف ان لوگوں کے دلوں میں

بیٹھا ہے کہ سواری نہ ملنے کی وجہ سے پیدل دوڑے
ہوئے آرہے ہیں۔ مکہ مکرمہ اور جدہ کے درمیان بعد
حج چار پانچ روپیہ فی اونٹ کرایہ ہوتا ہے مگر آج
۱۲ پونڈ یعنی ۱۸۰ روپیہ کو اونٹ اور گدھا کرایہ پہ
نہیں ملتا۔ ہر شخص یہی چاہتا ہے کہ میں پہلے نکلجاؤں
مکہ مکرمہ میں سوائے شریف صاحب اور چند
فوجی آدمیوں یا ان لوگوں کے جو رضاء الٰہی کو سب
پر مقدم سمجھتے ہیں اور موت اور حیات ان کے نزدیک
یکساں ہے۔ کوئی آدمی رعایا کا باقی نہیں جو نکل کر جدہ
میں نہ آگیا ہو۔ ہم نے اخبار سیاست میں ایک حاجی
کی زبانی پڑھا تھا کہ چند آدمیوں کو صرف نجدیوں نے
قتل کیا ہے۔ بیچاروں کا قصور یہ تھا کہ وہ ان کے
خلاف جنگ میں شریک تھے۔ افسوس جو لوگ مکہ کر
آئے ہیں۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ جسدن طائف
سے لوگ بھاگ کر مکہ میں آئے تھے۔ مکہ میں حشر
برپا تھا۔ تمام گھروں میں رونے اور چیخنے کا شور اسقدر
تھا۔ کہ گذرنے والوں کے دل ہلا دیتا تھا۔ کوئی گھر
ایسا نہ تھا جس کے رہنے والے کا بھائی یا باپ یا
بیٹا یا کوئی رشتہ دار طائف میں قتل نہ ہوا ہو۔
بے شمار ایسے آدمیوں کے نام انہوں نے گنے
جن سے ہماری واقفیت مکہ مکرمہ میں اچھی طرح تھی
ہماری جدہ میں موجودگی کی حالت میں ابن سعود
طائف پہونچگیا تھا۔ اور ہم نے سنا تھا کہ اس نے
اپنی فوج کے دو حصے کرکے مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ
پر معاً حملہ کرنے کی تیاری کی ہے۔ لوگ بیان کرتے
تھے کہ نجدیوں کا یہ اعتقاد ہے کہ معاذ اللہ تربت
(روضہ مبارک حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم)
جبتک گرا نہ جائیگا۔ بُت پرستی جہان سے دور نہیں
ہوسکتی۔ ان کے اس اعتقاد پر سابقہ تاریخ شاہد ہے
کہ جب نجدیوں نے مکہ مکرمہ پر قبضہ کیا۔ تو تمام صحابہ
کبار رضی اللہ عنہ کے روضہ ہائے مبارکہ سخت
بے حرمتی سے مسمار کئے گئے۔ جو آجتک شہادت
کے لئے موجود ہیں۔ ہر آنکھ جس میں خدا تعالیٰ نے نور ایمان
رکھا ہے دیکھکر بارش کیطرح برستی ہے۔ حضرت
عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کا کتبہ کہیں پڑا ہے۔
اینٹ اینٹ الگ ہے۔ اسی طرح اور بیشمار روضے
ہیں۔ جو مسمار کئے گئے تھے جو جنت المعلیٰ میں ہم نے

اپنی آنکھوں سے دیکھے اور اہل مکہ سے قصہ سنا۔ اور یہ لوگ اپنے آپکو مسلمان اور اہل حدیث بیان کرتے ہیں۔ مگر لائق ہے کہ ہمارے سامنے کوئی ایک ہی حدیث خواہ وہ موضوع ہی کیوں نہ ہو۔ ان مظالم کی تائید میں پیش کریں۔ جس پر عمل کرتے ہوئے یہ ستم توڑے گئے ہیں۔ مذکورہ بالا بیانات کے شاہد جو لوگ ہمارے ساتھ جدہ مکہ میں تھے ان کے نام ذیل میں بطور شہادت پیش کرتے ہیں۔ اور بیان کرنیوالے لوگوں کی تعداد تو سینکڑوں میں ہے۔ صرف ہمارے ساتھ جو حضور کے رفیق تھے۔ میاں حاجی اللہ دتہ صاحب پو ہلی بزاز میاں حاجی فیروزالدین صاحب حلوائی۔ میاں حاجی حافظ محمد سردار صاحب بزار۔ حاجی صاحب عبد اللہ مستری۔ حاجی قائم الدین صاحب مستری۔ حاجی شہاب الدین صاحب مستری۔ حاجی فضل الدین صاحب مستری۔ حاجی مستقیم صاحب۔ حاجی قادر بخش صاحب بزاز خانپوری ریاست بہاولپور۔ حاجی سیٹھ محمد سعید صاحب ساکن بھیرہ ضلع شاہ پور۔ حاجی محمد بخش صاحب نمبردار ساکن موضع پسناکوٹ ضلع لائلپور۔ حاجی غلام مصطفےٰ صاحب ٹھیکہ دار ساکن جہلم۔ حاجی مولانا مولوی برکت علی صاحب ساکن فقو والہ ضلع شاہ پور جنکا ذکر آغاز میں ہوا ہے۔ اور ان کا خیال جو آپ کے خط میں حقیر کے نام آیا ہے۔ اظہار کیا ہے۔ بعینہ درج کرتا ہوں۔ وہو ہذا۔

"بندہ نے دفتر سیاست میں خود جاکر فرقہ ضالہ وہابیہ نجدیہ کے حالات قلم بند کرائے کیونکہ پنجاب کے جرائد کے ہفوات کو پڑھ کر سخت صدمہ پہونچا۔ افسوس صد افسوس ان اہل جریدہ دہن دریدہ نے ایسے اشر الناس کا نام غازی اور مجاہد رکھ دیا۔ لیکن سگ برادر شغال۔ الجنس مع الجنس یمیل۔ خدا ان کو ہدایت دیوے۔ عوام کالانعام کو دھوکہ میں ڈال رہے ہیں۔ اذا کان الغراب دلیل قوم سیھدیھم طریق الھالکین فقط۔"

الفقیہ } سیاسی اخبارات ایک رو میں بہہ رہے ہیں۔ جو رہنمایانِ خلافت کے تشنۂ اقتدار میں ہیں۔ افسوس یہ ہے کہ تمام سیاسی اخبارات پالیٹکس میں سیاسی چالوں کو ضروری سمجھتے ہیں۔ شریف حسین نے چونکہ اپنے اعمال سے دنیائے اسلام کو اپنا دشمن بنا لیا۔ اس لئے ہندوستان کے سیاسی اخبارات محض اس لئے کہ نجدی شیاطین کے حملہ سے شریف حسین کا اقتدار جاتا رہا۔ نجدیوں کی تعریف میں رطب اللسان ہو گئے۔ اس وقت اخباری دنیا ٹھیک اس مثال کی مصداق ہے کہ کوئی شخص اپنے آپکو شیعہ کہلانے لگا۔ لوگوں نے اس سے پوچھا کہ اگر حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی محبت کے تقاضا سے تم شیعہ کہلانا پسند کرتے ہو تو یہ تحصیل حاصل ہے۔ کیونکہ اہل السنت والجماعت ان کے دشمن نہیں بلکہ ان کی کامل محبت عین ایمان ہے تو کونسی ضرورت پڑی کہ تم شیعہ بن گئے۔ اس نے جواب میں کہا کہ مجھے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے تو چنداں محبت نہیں مگر شیعہ بننے کی ضرورت اس لئے پڑی کہ مجھے معاویہ سے سخت عداوت ہے۔ کہتے ہیں کہ لا لحب علی بل لبغض معاویہ اسی واقعہ سے ضرب المثل ہو گیا۔

بعینہ یہی حال اس وقت سیاسی اخبارات کا ہے۔ نجدیوں سے ان کو محبت کیا ہوتی۔ بعض اس لئے ان کا دم بھرتے ہیں کہ شریف حسین سے عداوت ہے۔ ایک اخبار یہاں تک نجدیوں سے مانوس ہو گیا ہے کہ کسی مصری وہابی کی تحریر کی بناء پر محمد بن عبد الوہاب کو مصلح اور مجدد بنانے پر مجبور ہے۔ گویا محمد بن عبد الوہاب کے ایک پیرو کی بیہودہ ہرزہ سرائی تمام مستند تاریخی واقعات کو غلط ثابت کرنے کے لئے کافی ہے۔ معزز ایڈیٹر صاحب اتنا سمجھ لیتے کہ مرزائے قادیانی کی نبوت کو ماننے والے بڑے بڑے عالم اور ایم۔ اے۔ بی۔ اے۔ وغیرہ بڑے زور سے نبی ثابت کرنے کی کوشش کر رہے ہیں اور لاہوری پارٹی سے تعلق رکھنے والے بڑے بڑے ایم۔ اے۔ بی۔ اے۔ مرزا صاحب کو ظلی اور بروزی نبی اور مسیح و مہدی وغیرہ بنا رہے ہیں مگر جو لوگ اصلیت سے واقف ہیں وہ ان ایم۔ اے۔ بی۔ اے لوگوں کی پرواہ نہ کرکے اصلیت کے ظاہر کرنے پر مجبور ہیں۔ تو صرف ایک مصری وہابی کی بکواس کا کیا اعتبار ہو سکتا ہے۔

ایک خبر شائع ہوئی تھی کہ تمام اہل مکہ نے وہابیوں کا مذہب قبول کر لیا۔ مگر عام طور پر اس خبر کو تمام اخبارات نے شائع نہیں کیا۔ شاید یہ خیال ہو کہ اس سے سارا طلسم ٹوٹ جائے گا۔

حاجی محمد بخش چند روز ہوئے کہ مکہ معظمہ سے آئے انہوں نے مکہ معظمہ میں شادی کی ہوئی ہے۔ اس لئے وہ مدینہ طیبہ سے واپسی پر مکہ شریف پہونچے۔ انہوں نے بھی حالات بیان کئے۔ جو مولانا حکیم احمد علی صاحب نے تحریر فرمائے ہیں۔ ان کے بیان سے تمام اہل مکہ کے مذہب کا پتہ صاف ہوتا ہے۔

حاجی محمد بخش صاحب نے کہا کہ جب وہ رخصت ہونے لگے تو ان کے خسر نے انہیں سمجھایا کہ نجدی شیاطین ہر ایسے شخص کو جو یا رسول اللہ کہے یا کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھے گولی مار کر ہلاک کر دیتے ہیں۔ اسلئے اگر کسی نجدی شیطان سے پالا پڑے تو یوں کہنا۔ لا الہ الا اللہ مالک یوم الدین کان محمد رسول اللہ۔ مگر حاجی صاحب کا بیان ہے کہ انہوں نے اپنے خسر کو جواب دیا کہ تمام اہل مکہ اگر جان بچانے کے لئے کلمہ طیبہ سے کنارہ کش ہو لئے اور نجدی بے دینوں اور دشمنانِ اسلام کے مجوزہ کلمہ کے قائل ہو گئے ہیں تو ہوں۔ میں ان شیاطین کا مجوزہ کلمہ نہیں پڑھونگا۔ بلکہ وہی کلمہ پڑھونگا جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے سکھایا ہے۔ جان جائے تو جائے مگر نجدیوں کی طرح بے ایمان اور شیطان بننا منظور نہیں۔ اللہ تعالے نے اپنے فضل وکرم سے حاجی صاحب کو کوئی نجدی شیطان ملا ہی نہیں۔ یہ ہے اصلیت مذہب کے قبول کرنے کی۔

سیاسی اخبارات لاکھ چھپائیں اصلیت پر پردہ ڈالیں لیکن آخر شیاطین نجد کے ظلم وستم اور شیطنت وبیدینی سے پردہ اٹھ رہا ہے اور اٹھ جائیگا اور تمام دنیا کو معلوم ہو جائیگا کہ محمد بن عبد الوہاب کیطرح موجودہ ذریت نجدیہ صحیح معنوں میں ابلیس کے قائم مقام اور دست وبازو ہیں۔

اللہ تعالیٰ ان بیدین شیاطین کے شر سے جلد حرمین مقدس کو مامون کرے اور ان کے نجس العین وجود وں

کھُلی چٹھی

بنام مُسلم راجپوتان ضلع رُہتک حصار وغیرہ

مندرجہ ذیل چٹھی عالیجناب فیض مآب قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین عمدۃ الواصلین اعلیٰ حضرت عظیم البرکت مولانا مولوی حاجی حافظ پیر سید جماعت علی شاہ صاحب محدث علی پوری دام برکاتہم و فیوضہم نے بغرض اشاعت ارسال فرمائی ہے۔ ضلع رہتک حصار۔ گڑگانوہ و ریاست دوجانہ وغیرہ کے یارانِ طریقت اس میں مخاطب ہیں۔ لیکن چند مواضعات جن کا ذکر حضور ممدوح نے فرمایا ہے۔ خصوصیت سے مخاطب ہیں امید ہے کہ تمام مسلم راجپوت حضور کے اس ناصحانہ و مشفقانہ مشورہ پر عمل کرکے اپنی قوم کے بچوں کی دینی تعلیم کی ضرورت کو پورا کرنے کی کوشش کریں گے۔

(ایڈیٹر)

"فقیر اپنے تمام یارانِ طریقت اور محبانِ باخلاص ساکنانِ مقامات کلانور۔ کھیرڑی۔ کاہنور۔ نگانہ۔ [illegible]واپور۔ گڈھی۔ گوہانہ۔ کاہنی۔ لاہلی وجانگ۔ کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے بعد ایک ضروری پیغام کے لئے مخاطب کرتا ہے اس امید پر کہ فقیر کے تمام یارانِ طریقت سردار۔ عہدہ دار۔ غیر عہدہ دار امیر۔ غریب۔ تعلیم یافتہ۔ غیر تعلیم یافتہ۔ اس پیغام کو غور سے سنیں گے۔ اور تمام راجپوت برادری کے ارکان کے کانوں تک پہونچائیں گے۔ اور اس پر بدل کوشش عمل کریں گے۔ اور تمام برادری کو عمل کی دعوت دیکر عند اللہ ماجور و عند الناس مشکور فرمائیں گے۔

فقیر کے کانوں میں یہ آواز پہونچ رہی ہے کہ مسلم راجپوت ہائی سکول کلانور ضلع رہتک جو تمام راجپوت برادری کی متفقہ کوشش و سعی سے جاری کیا گیا تھا۔ اس میں اب تک عربی اور دینیات کی تعلیم لازمی تھی۔ اور یہی ایک بات ایسی تھی جو مسلم راجپوت سکول کے لئے طغرائے امتیاز بن سکے۔ مگر اب بعض اراکین منتظمہ نے یہ رائے قایم کی ہے کہ عربی اور دینیات کی تعلیم فضول ہے۔ اور ناحق اس پر سات سو روپیہ سالانہ سے زاید خرچ فضول ہورہا ہے۔ فقیر نے سنا ہے کہ اس تجویز پر عمل درآمد ہوگیا اور تعلیم عربی دینیات نکالدی گئی ہے۔ اگر یہ صحیح ہے تو مسلم راجپوتوں کے لئے رونے کا مقام ہے۔ کاش ایسی رائے دینے والے یہ سمجھتے کہ مسلم راجپوت ہائی سکول کی زیادہ تر ضرورت یہی تھی کہ اس سکول کے ذریعہ مسلمان راجپوتوں کے نونہال دنیاوی تعلیم کے ساتھ ساتھ مذہبی تعلیم سے فیضیاب ہوسکیں۔ اور اگر عربی اور دینیات کی ان کو ضرورت نہیں تو پھر قوم کا ہزارہا روپیہ سالانہ برباد کرنے کی ضرورت ہی کیا تھی۔ ملک میں گورنمنٹ کی طرف سے ہر جگہ ہائی سکول قایم ہیں۔ حالانکہ گورنمنٹ سکولوں میں عربی کی تعلیم بھی عربی پڑھنے والوں کے لئے موجود ہے۔ اور اگر مسلم راجپوت سکول میں عربی ہی نہیں تو اس سے تو گورنمنٹ سکول زیادہ مفید ہوں گے۔ اور اگر عربی و دینیات اس مدرسہ میں نہ ہوں۔ تو پھر سینکڑوں ہندو سکول ملک کے مختلف مقامات میں موجود ہیں۔ وہاں پر انگریزی، حساب، جغرافیہ، تاریخ، و فارسی پڑھی جاسکتی ہے۔ راجپوت مسلمانوں کو اس کی زیادہ ضرورت ہے کہ ان کے بچے عربی اور دینیات [illegible] واقف ہوجائیں نیز مسلم ہائی سکول صحیح معنے میں مسلم ہائی سکول ہو۔ امرتسر میں اسلامیہ ہائی سکول و اسلامیہ مڈل سکول انجمن اسلامیہ امرتسر کی سرپرستی میں جاری ہیں۔ کئی سال ہوئے انجمن نے یہ قاعدہ جاری کر رکھا ہے کہ جو لڑکا دینیات میں فیل ہوجاوے۔ اگرچہ باقی تمام مضامین میں قابل تعریف پاس ہو مگر اسے فیل کردیا جاتا ہے۔ اور جماعت میں ترقی نہیں دیجاتی۔ اور عربی و دینیات میں اعلیٰ نمبروں میں پاس ہونیوالوں کو انعامات دیئے جاتے ہیں اور عربی دینیات کی تعلیم پر سالانہ ہزارہا روپیہ کا خرچ ہے مگر ایک راجپوت قوم ہے جو دینیات اور عربی تعلیم ہی کو فضول اور بیکار سمجھ رہی ہے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

اگر کوئی غیر مسلم اسکول ایسی تجویز کرتا کہ تعلیم عربی فضول ہے تو کوئی اعتراض نہ ہوتا۔ مگر افسوس اور سخت افسوس یہ ہے کہ راجپوت مسلمانوں کی یہ رائے ہو کہ عربی اور دینیات فضول ہے۔

فقیر کو ہرگز یقین نہیں کہ ایسے راجپوت جو نہ صرف فقیر کے حلقہ بیعت میں شامل ہیں بلکہ کسی نہ کسی بزرگ سے بیعت کرچکے ہیں۔ اور علاقہ بھر میں انہی کی کثرت اور اکثریت ہے۔ وہ اس نامعقول تجویز کے حامی ہوں۔ لیکن اگر باوجود اس کے کہ وہ حامی نہیں لیکن ان کی خاموشی ضرور ایک کبیرہ گناہ ہے جس کی جوابدہی تمام افراد قوم کو خداوند احکم الحاکمین کی حضوری میں دینی پڑے گی۔

اس لئے فقیر اپنے تمام یارانِ طریقت محبانِ باخلاص کو سخت تاکید کرنے کی ضرورت سمجھتا ہے کہ وہ متفقہ آواز اور کوشش سے مسلم ہائی سکول کلانور میں عربی اور دینیات کو لازمی قرار دینے میں کامیابی حاصل کریں۔ یقین کامل ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ وہ کامیاب ہوں گے۔ لیکن اگر مجلس منتظمہ نہ مانے تو اس مجلس منتظمہ کو توڑ کر قوم سے مطالبہ کریں کہ جدید انتخاب سے مجلس جدید قایم ہو اور اگر اس میں بھی ناکامی ہو تو تمام مسلمان راجپوت علیحدہ ہوجائیں۔ اور علیحدہ ہوکر ایک ایسے مسلم ہائی سکول کی بنیاد رکھیں۔ جو مسلمانوں کی دینی اور عربی [illegible] کا کفیل ہو۔ اللہ تعالیٰ اس نیک کام میں ان کا مددگار ہو۔ آمین۔

فقیر اس پیغام کو اس دعا پر ختم کرتا ہے کہ اے اللہ احکم الحاکمین تو مسلم راجپوت قوم کو دین کی خدمت کی توفیق عطا فرما۔ اے اللہ تو ان لوگوں کے دلوں میں دین پاک کی اتنی محبت ڈال کہ تیرے دین کی تعلیم کو ضروری سمجھکر اس کے قیام کی کوشش کریں۔ اور تیرے مقدس کلام قرآن شریف اور تیرے برگزیدہ رسول صلے اللہ علیہ وسلم کی پاک زبان عربی سے ان کو محبت ہو۔ آمین۔

راقم جماعت علی عفا اللہ عنہ از علیپور سیداں
ضلع سیالکوٹ۔

(تاریخ ۳۔ نومبر ۱۹۲۴ء)

مقام مسرت ہے کہ ہمارے دیرینہ کرمفرما مولوی ظفر علی خان صاحب ایڈیٹر انچیف زمیندار لاہور ۲۰۔ نومبر ۱۹۲۴ء کو منٹگمری جیل سے رہا ہوکر لاہور پہونچے انکا استقبال نہایت جوش و خروش سے کیا گیا۔ آپکی صحت اچھی ہے ہم آپکو آپکی صحت اور استقلال مزاجی پر دلی مبارکباد [illegible]

التقریظات

رُوداد جماعت رضائے مصطفےٰ بریلی

جماعت رضائے مصطفےٰ بریلی اپنے یوم قیام سے اب تک جو خدمت ملت بیضا کی کر چکی ہے۔ وہ محتاج بیان نہیں۔ ہر سال اس کی مختصر روئداد شائع ہوتی ہے۔ چنانچہ ۱۳۴۲ھ ہجری کی روئداد ہمارے سامنے ہے۔ جن صاحب کو جماعت رضائے مصطفےٰ کے کاموں سے دلچسپی ہو۔ اور وہ معلوم کرنا چاہتے ہوں وہ اس روئداد کو ضرور مطالعہ کریں۔ قیمت رسالہ پر درج نہیں۔ سید ایوب علی صاحب نائب ناظم جماعت رضائے مصطفےٰ بریلی محلہ سوداگراں سے مل سکتی ہے۔

روداد منظر اسلام

بریلی میں اہل سنت وجماعت کا ایک مدرسہ ہے جس میں تفسیر حدیث فقہ معقول مطابق نصاب نظامیہ وموافق ملت حنیفہ حنفیہ کے تعلیم دی جاتی ہے ۱۳۴۲ھ کی سالانہ روداد اس مدرسہ کی شائع کی گئی ہے۔ مولوی تقدس علی خان صاحب نائب مہتمم دار العلوم منظر اسلام بریلی محلہ سوداگراں سے یہ روئداد مل سکتی ہے۔

طغرا الاسلام } حصہ اول۔ اس رسالہ میں ایک شاگرد کے سوالات اور استاد کے جوابات درج ہیں جن میں مسائل مختلف فیہا اور وہابی وغیر مقلدین کی اصلیت معلوم ہوتی ہے قابل دید کتاب ہے۔ مصنفہ مولانا الحاج شاہ محمد جمیل الدین خان قادری۔ قیمت علاوہ محصولڈاک ۲؍ ملنے کا پتہ:۔ ناظم اعلیٰ جماعت رضائے مصطفےٰ بریلی

تدبیر فلاح ونجات واصلاح } اعلیحضرت امام اہل سنت مجدد دین حضرت مولانا قاری شاہ احمد رضا خان صاحب قادری بریلوی رضی اللہ عنہ کی نادر و مختصر تصنیف ہے۔ جس میں یہ دکھایا گیا ہے کہ مسلمانوں کے مصائب کے اصلی راز کیا ہیں اور اس کا علاج کیا قیمت علاوہ محصولڈاک ۱؍

دشت کربلا } اگرچہ واقعہ ہائلہ کربلا کے متعلق بیشمار کتابیں تصنیف ہوئیں مگر یہ چھوٹا سا رسالہ دشت کربلا کے حالات گویا کوزہ میں دریا بند ہے۔ اس میں دکھایا گیا ہے کہ دشت کربلا میں جوانان جنت کے سردار نے باغ رسالت کے خوشگفتہ پھولوں کی ایک ایک پتی کے بکھرنے پر اُف نہ کی اور آخر میں اپنے مقدس وجود کو زخموں کا ہار پہنا کر جنت کو جا بسایا۔ قیمت علاوہ محصولڈاک ۲؍

آئینۂ قیامت } حضرت مولانا الحاج مولوی محمد حسن رضا خاں صاحب بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی نادر تصنیف جس میں واقعات کربلا کو بالتفصیل درج کیا گیا ہے۔ انداز بیان ایسا ہے کہ پڑھنے والا ضرور ہی رونے پر مجبور ہو جاتا ہے قابل دید رسالہ ہے۔ قیمت علاوہ محصولڈاک ۴؍

لمعاء السلافہ فی احکام البیعۃ والخلافہ } حضرت مجدد مائۃ حاضرہ مولانا مولوی شاہ محمد احمد رضا خاں صاحب قادری بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بے نظیر اور نادر تصنیف۔ جس میں احکام بیعت وخلافت وسجادہ نشینی کو بالتفصیل بیان فرمایا ہے قیمت غالباً ۲؍ ہوگی۔

کشکول فقیر قادری } اس رسالہ میں علاوہ شجرہ شریفہ قادریہ رضویہ کے سرکار غوثیت رضی اللہ عنہ کا سراپا کرام اور نصائح غوثیہ وادعیہ غوثیہ درج ہیں قادری بھائیوں کے لئے اس کا پاس رکھنا اور مطالعہ کرنا نہایت ضروری اور بے حد مفید ہے۔ از ارشادات طیبات اعلیٰ حضرت عالم سنت مجدد دین وملت بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ قیمت ۴؍

النہی الاکید عن الصلاۃ وراء عدی التقلید } اعلیٰ حضرت مجدد بریلوی رضی اللہ عنہ کے فتاوے میں ایک ضروری فتویٰ ہے۔ جو رسالہ کی صورت میں الگ شائع کیا گیا ہے۔ اس میں دلائل اور براہین سے ثابت کیا گیا ہے کہ غیر مقلد امام کے پیچھے نماز قطعی جائز نہیں قیمت درج نہیں۔ غالباً ۲؍ علاوہ محصولڈاک ہوگی۔

الملفوظ } ملفوظات عالیجناب اعلیٰ حضرت مجدد بریلوی رضی اللہ عنہ نے جو حضرت مجمع لینا مولوی مصطفےٰ رضا خان صاحب مدظلہ تعالیٰ خلف الرشید اصغر جناب مجدد دین وملت نے ان کی حیات میں قلمبند فرما کر ان کے مطالعہ سے گذار دیئے اور حضور رضی اللہ عنہ نے اسمبر قطعہ تاریخ لکھا۔ ان ملفوظات طیبات میں اکثر معرکۃ الآرا مسائل ہیں جن کا جاننا ہر مسلمان کے لئے ضروری ہے۔ قیمت ۸؍

اربعہ متناسبہ } اعلیٰ حضرت عالم سنت مجدد دین وملت جناب شاہ محمد احمد رضا خاں بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ چار فتاوے کا مجموعہ (۱) شمول الاسلام لاصول الرسول الکرام جس میں ثابت کیا گیا ہے کہ رسول اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے آباؤ اجداد وامہات وجدات طاہر ومطہر اطہر تھے (۲) نطق الہلال بارخ ولاد الحبیب والوصال اس میں حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے ولادت باسعادت اور وصال کی تاریخوں کے متعلق تحقیق ہے (۳) اسماع شفاعۃ سید المحبوبین رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے شفیع ہونے کا ثبوت۔ (۴) علی شکک فی آیۃ علوم الارحام۔ اس میں اس مسئلہ پر بحث مدلل ہے کہ ارحام میں جو کچھ ہوتا ہے اس کا علم اگر کسی طرح سے ہو جاوے تو آیات قرآنیہ کے خلاف نہیں۔ قیمت ۸؍ رسائل مندرجہ بالا کتب کے ملنے کا پتہ:۔ مولانا مولوی حسنین رضا خاں صاحب مالک مطبع حسنی بریلی۔ یو۔ پی۔

حقیقت مذہب شیعہ } حصہ دوم۔ مضمون کتاب کے نام سے ظاہر ہے۔ مصنفہ جناب مولانا مولوی نظام الدین صاحب ملتانی بڑی تحقیق سے بحوالہ کتب شیعہ لکھا گیا ہے قیمت ۵؍ حضرت مصنف ممدوح سے طلب کریں۔ پتہ: لکھ منڈی۔ وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ۔

اظہار حق } اس رسالہ میں دو شیعہ علما سید نادر شاہ وغزان شاہ صاحبان کا رد ہے۔ اور کتب شیعہ سے ثابت کیا گیا ہے کہ جب حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ نے خود ہی خلافت حضرت معاویہ کے سپرد کر دی تو اسوقت سے حضرت معاویہ خلیفہ

یفہ برحق ہونے ۔ اور بھی کچھ مسائل ہیں جو نہایت
قیق سے سمجھے گئے ہیں۔

حقیقتِ مرزائیت } اس رسالہ کا مضمون اس کے نام سے ظاہر ہے
ختصر مگر قابل دید ہے۔ مصنفہ مولوی سید کرم حسین شاہ
صاحب حنفی چشتی سلمہ اللہ تعالیٰ نے ہر دو رسالے یعنی
ہار حق اور حقیقت مرزائیت کے لئے ۲ ؍ کے ٹکٹ
بھیجکر اس پتہ سے طلب کریں۔
مولانا مولوی سید کرم حسین شاہ صاحب موضع چوہا
سیدن شاہ ضلع جہلم)

عزیز المعظم فی اکرام المکرم } یہ ایک فتویٰ ہے جس میں دلائل
سے ثابت کیا گیا ہے کہ سید لڑکی کا نکاح غیر سید
لڑکے سے ناجائز ہے۔ قیمت ۲ ؍ ملنے کا پتہ :-
مولوی عبدالرشید صاحب ابن مولانا مولوی محمد عبد العزیز
صاحب جامع مسجد ملک سردار خان مزنگ لاہور)

مقالاتِ جبریہ } یہ رسالہ حکیم بقراط کی فاضلانہ اور قابل قدر تحقیق و تصنیف
رسالہ قبریہ کا ترجمہ ہے۔ جس میں ضروری تشریحات
کا اضافہ ہے۔ اطباء کے مطالعہ کے لئے نہایت ہی
موزوں ہے۔ قیمت ۴ ؍ ملنے کا پتہ :- ناظم رسالہ
المعالج امرتسر

ازالہ مادہ } مصنفہ پادری سلطان محمد پال افغان
اس رسالہ میں قدامتِ مادہ کا
ازالہ دلائل عقلیہ سے کیا گیا ہے۔ آریہ سماج کے
دلائل کا دندان شکن جواب ہے قیمت ۱ ؍
ملنے کا پتہ :- ایم۔ اے۔ خان۔ مہاں سنگھ باغ
شن روڈ۔ لاہور

تقسیم میراث } علم فرائض یعنی حصہ کشی وارثان
ایک مستقل علم ہے اور متبحر علماء
جو درساً اس فن کو حاصل کرتے ہیں۔ وہ تو تقسیم
میراث پر حاوی ہیں۔ لیکن جس شخص نے اس
فن کو خاص طور پر حاصل نہ کیا ہو خواہ وہ کتنا ہی
اعالم ہو مسئلہ نہیں بتا سکتا۔
اس رسالہ میں مسائل تقسیم میراث کو ایسے
طریقہ سے بتایا گیا ہے کہ اردو خواں لوگ بھی ایک
متوفی کے وارثوں میں میراث تقسیم کرنے کا طریقہ

سمجھ سکتے ہیں قیمت ۴ ؍ ملنے کا پتہ :- مولوی محمد عبد اللہ
صاحب مہتمم مدرسہ اصلاح التعلیم مسجد مبارک امرتسر

سلوک قادریہ ترجمہ مقالاتِ غوثیہ } حضرت پیر پیران میران
محی الدین شیخ سید عبد القادر
جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
کے مقالات مقدسہ اور ان کے ساتھ سلیس اردو
نظم میں انکا ترجمہ۔ مترجمہ جناب مولانا مولوی مفتی
سید دیدار علی صاحب الوری حنفی رضوی۔ قابل دید
رسالہ ہے۔ صوفیائے کرام کے لئے عموماً اور قادری
بھائیوں کے لئے خصوصاً مفید ہے۔ قیمت ۴ ؍
ملنے کا پتہ :- خطیب مسجد وزیر خان دہلی دروازہ لاہور۔

چشتیہ شعاع } عالیجناب حضرت سید
متاع الدین صاحب عرف
پیر موٹا میاں صاحب چشتی سجادہ نشین درگاہ عالیہ
ماگرول کے مختصر حالات ہیں۔ یہ رسالہ حافظ سید
عزیز حسن صاحب دہلوی کی تصنیف ہے کاغذ
اور لکھائی چھپائی کے لحاظ سے نہایت اعلیٰ درجہ
کا ہے۔ قیمت رسالہ پر درج نہیں۔ غالباً مفت ہوگا
جو پتہ ذیل پر خط لکھنے سے ملسکتا ہے۔
حضرت مولانا مولوی پیر موٹا میاں صاحب چشتی
سجادہ نشین محلہ ہری پورہ سورت۔

اِستفتا

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و حامیانِ شرع متین
متعلق امور مندرجہ ذیل کے کہ جو شخص یا امام مسجد
و واعظ اہل سنت والجماعت عشرہ محرم کی
(۱) مجالس اہلِ تشیع میں جہاں وہ مرثیہ خوانی و
ماتم کرتے ہیں جملہ اہلِ اسلام بالخصوص اہلسنۃ
والجماعۃ کو بھی شامل ہونے کی اجازت دیوے
اور ساتھ ہی یہ لکھے کہ وہاں جانا کوئی شرعاً ناجائز
نہیں۔
(۲) تعزیہ و ذوالجناح و مہدی کے جلوس اہل
تشیع میں شامل ہونا جائز ہے اور ان جلوسوں کو
بارونق بنانا اور رونق دینا ایک قومی اور اسلامی
کام ہے۔ اور کہ اس سے کفار کے مقابلہ میں اسلام

کی شان و شوکت ظاہر ہوتی ہے۔
(۳) ان جلوس ۂ میں شامل ہونا کوئی اعتقادی
طور پر ناجائز نہیں بلکہ یہ ایک قومی و اسلامی خدمت
ہے۔ ان میں شامل ہونے سے اہل سنت والجماعۃ
کے اعتقاد یا مذہب پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔
(۴) بلکہ جو علماء ان جلوس ضمن ۂ میں شامل ہونے
سے منع کریں یا ان میں شامل ہونے والوں اور
رونق دینے والوں کے حق میں نکاح فسخ ہونیکا
فتوے دیں میں ان علماء کو دو پیسے سے نہیں خریدتا
(۵) جو انجمن اہلسنت والجماعت کا پریذیڈنٹ
ہو۔ اور ساتھ ہی ایک اتحادی ایسوسی ایشن جس
میں تمام فرقہ جات شامل ہوں کا بھی پریزیڈنٹ
ہو اور بعدہٗ کاروان نوجوانانِ اہل سنت والجماعۃ
جو اتحادی ایسوسی ایشن کے ماتحت ہوں جلوس نمبر ۲
ضمن ۲ میں شامل ہوکر اس کو بارونق بنانے اور
اس مجمع کی خدمت کرنے کے لئے باوجود مسلمانان
اہل سنت والجماعت کے منع کرنے کے حکماً یہ
کہے کہ مصلحت وقت سمجھکر تم کو ان جلسوں میں
شامل ہونے اور خدمت کرنے کا حکم دیتا ہوں۔
ضرور تعمیل کرو۔ میں بحیثیت پریزیڈنٹ اتحادی انجمن
حکم دیتا ہوں بحیثیت پریزیڈنٹ اہل سنت والجماعت
(۶) اور وعظ یا گفتگو میں کہے کہ اگر اہل تشیع
نہ ہوتے تو امام حسین علیہ السلام کا آجتک دنیا میں
کوئی نام نہ لیتا۔ یا تعریف نہ کرتا۔ اور باوجود علمائے
کرام کے اہل تشیع کی مخالفت کرنے کے بھی اہل تشیع
کی ایسی مجالس و ماتم کرنے کی وجہ سے ہی اہلبیت
کا نام متحام و مشہور ہے۔
(۷) اور جو لوگ اہل سنت والجماعت اس کو ایسا
فتوے یا اجازت برائے شامل ہونے و رونق دینے
جلوس مندرجہ ۂ سے منع کریں اور ۲ و ۳ میں کا یہ فعل
ناجائز قرار دیں۔ ان کو وہ فرقہ یزیدیہ سے تشبیہ دیوے
اور کہے کہ یہ یزید کے طرفدار ہیں۔ اور اپنے اس
حکم کو جائز قرار دیکر اس پر اصرار کرے۔
(۸) جو لوگ باوجود منع کرنے کے مندرجہ اوصاف
کے مولوی صاحب کے حکم کے مطابق ایک اسلامی
خدمت و شرعاً جائز سمجھکر اور ایک قومی کام ظاہر
کرکے جلوس نمبر ۲ و نمبر ۱ میں شامل ہو چکے ہیں یا کیلئے

شرع شریف میں کیا حکم ہے اور ان کے ساتھ کیا
سلوک ہونا چاہیئے ۔ اور ایسا شخص یا امام مسجد و
واعظ کے متعلق جو شخص مندرجہ بالا کے امور کا مرتکب
ہوا ہو کیلئے شرع شریف میں کیا حکم ہے ۔ اس
سے کیا سلوک ہونا چاہیئے ؟
(مرسلہ مقصود علی از علی پور سیداں)

جواب

ھو الموفق للصواب ۔ مجلس مرثیہ خوانی و ماتم
شرعاً ممنوع ہے حدیث شریف میں اسکی ممانعت
آئی ہے ۔ عن ابی امامۃ قال نھی رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم عن المراثی رواہ ابن ماجہ
حضرت غوث پاک رضی اللہ عنہ اور حضرت امام غزالی
رحمۃ اللہ علیہ نے غنیۃ الطالبین واحیاء العلوم میں
اس امر کو حرام و مکروہ لکھا ہے ۔ اسی طرح تعزیہ و
ذوالجناح ومہندی کے جلوس بھی محدثات و منکرات
دین سے ہیں ۔ ایسی مجلس اور جلوس میں شرعاً
کیونکر اجازت ہو سکتی ہے ۔ حالانکہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ
والسلام اس کے مٹا دینے کو فرماتے ہیں ۔ من رأی
منکم منکرا فلیغیرہ بیدہ فان لم یستطع فبلسانہ
فان لم یستطع فبقلبہ وذلک اضعف الایمان
رواہ مسلم ۔ جس شخص نے ایسا کرنے کا حکم دیا
وہ فاسق و عاصی ہے ۔ بلکہ اس کا یہ کلام "میں ان
علماء کو دو پیسے سے نہیں خریدتا" موجب توہین
علماء دین ہے اور ہمارے فقہاء نے توہین علماء
دین پر حکم کفر کا دیا ہے ۔ جیساکہ کتب فقہ میں مصرح
ہے ۔ اور نیز اس میں احکام شرعیہ کی بھی تحقیر ہے
جو کہ حسب تصریحات فقہاء باعث کفر ہے ۔ عالمگیریہ
میں ہے "و کذا لو قال مرا شریعت و حیلہا سود ندارد
او قال در پیش نرود او قال شریعت چہ کنم فہذا کلہ
کفر انتہی"
بناء علیہ اس شخص پر جس نے اس لفظ کے
ساتھ تکلم کیا ہے مجرد اس تکلم کے حکم ارتداد کا دیا
جاویگا ۔ اور اس ارتداد سے نکاح فی الفور فسخ
ہو جائیگا ۔ جیساکہ کنز وغیرہ میں ہے وارتداد
احدھما فسخ فی الحال انتہی ۔ نہ اس کو امام
بنانا درست ہے اور نہ وہ مسلمانوں کی مجالس کا میر مجلس
ہو سکتا ہے ۔
نمبر ۲ میں جن اشخاص کے متعلق سوال ہے وہ
لوگ اس حدیث کی وعید میں داخل ہیں ۔ من کثر
سواد قوم فھو منھم ومن رضی عمل قوم کان
شریک لمن عمل رواہ الدیلمی عن ابن مسعود
کذا ذکرہ السیوطی فی جمع الجوامع اور من
تشبہ بقوم فھو منھم واللہ اعلم ۔
حررہ بندہ آثم ابو القاسم محمد صدر الدین عفی عنہ
مدرس و مفتی مدرسہ جامع العلوم کانپور ۔
الجواب صحیح خان زمان عفی عنہ ۔
اصاب من اصاب ۔ ابو یوسف محمد شریف عفا اللہ
عنہ کوٹلی لوہاراں ۔
الجواب صحیح والحق حق ولہ دوقتہ واضح و
صریح ۔ محمد امام الدین از کوٹلی لوہاراں
الجواب صواب بندہ عبد الحمید عفا اللہ عنہ مدرسہ
نقشبندیہ علی پور سیداں ۔
المجیب مصیب ۔ محمد زمان عفی عنہ مدرس مدرسہ
جامع العلوم کانپور ۔
المجیب مصیب فقیر محمد حسین علی پوری
کان اللہ لہ ۔
الجواب صحیح ۔ محمد حسین عفی اللہ عنہ علی پور سیداں
ما اجاب بہ المجیب فھو فیہ مصیب
الراجی الی رحمۃ ربہ الاحد غلام احمد عافاہ
اللہ وایدہ
ما اجاب بہ المجیب فھو فیہ مصیب
محمد الیاس مولوی فاضل کوٹلی لوہاراں ۔
من رأیتہ فوجدتہ صحیحا ۔ کتبہ محمد
نقشبندی حالوار علی پور شریف ۔

سردار اہلحدیث اور خلافت کمیٹی

امرتسر ضلع خلافت کمیٹی کا ایک شاندار جلسہ گذشتہ
ایام میں بغرض انتخاب عہدہ داران و اراکین
مجلس منتظمہ اسلامیہ سکول امرتسر کے شیخ غلام حسن
ہال میں منعقد ہوا ۔
مولوی عطاء اللہ شاہ صدر اور منشی عبد الکریم خادم
ناظم منتخب ہوئے ۔ بعد انتخاب عہدہ داران ممبران مجلس
منتظمہ کا انتخاب شروع ہوا ۔ نام پیش ہوتے رہے
اور ممبر منتخب ہوتے رہے ۔
ایک رکن نے مولوی ثناء اللہ شیر پنجاب و
سردار اہلحدیث اڈیٹر اخبار اہل حدیث کا نام نامی پیش
کیا ۔ آپکا نام آنا تھا ۔ کہ چاروں طرف سے مخالفت
کی آوازیں اٹھیں کہ مولوی ثناء اللہ ہرگز رکن مجلس
منتظمہ نہیں ہونے چاہئیں ۔ ایک شور مخالفت برپا
ہو گیا ۔
صدر مجلس نے سب کو خاموش رہنے کا حکم دیا ۔
اور ساتھ ہی فرمایا کہ ووٹ لئے جائیں ۔ جب ووٹ
لئے گئے تو شور مخالفت کا یہ اثر دیکھا گیا کہ خود محرک
صاحب نے ان کے خلاف ووٹ دیا ۔ اور مولوی
صاحب فیل ہو گئے ۔
سخت افسوس ہے کہ ایسے ایک معزز آدمی جو نہ
صرف سابقہ جلسہ ہائے خلافت میں صدر بھی رہ
چکے ہوں ۔ بلکہ ہندوستان بھر کے غیر مقلدین کے سردار
اور ممتاز رکن مخاطب بہ خطاب شیر پنجاب ہیں ۔
اسطرح ان کی توہین ہوئی ۔ افسوس نہیں بلکہ حق ہے
اور ہمیں باوجود اختلاف ہائے کے ان سے کامل ہمدردی
ہے ۔
ساتھ ہی ہم مولوی صاحب کو دوستانہ مشورہ
دیئے بغیر نہیں رہ سکتے ۔ کہ انہیں چاہیے کہ اپنا
ظاہر و باطن یکساں رکھا کریں ۔ چالبازی ۔ مداہنت
اور ابن الوقتی کو پاس بھی نہ پھٹکنے دیا کریں ۔
کیونکہ ایسا کرنے سے ایسے ہی نتائج نکلتے ہیں
اگر انہوں نے اپنا طرز عمل ایسا نہ رکھا ہوتا ۔ تو
انہیں یہ روز بد دیکھنا نہ نصیب ہوتا ۔ کہ جو لوگ
بڑے شوق اور محبت سے انہیں اپنے جلسوں کی
صدارت کی کرسی پر جلوہ افروز دیکھنا چاہتے تھے
وہی اب انہیں مجلس منتظمہ کے رکن کی حیثیت
سے بھی دیکھنا گوارا نہیں کرتے ۔ فاعتبروا
یا اولی الابصار ۔ فقط ۔ غلام احمد اخگر
امرتسر

...ہابیوں کی یورش کا راز

...دوستان میں انکے ہندوستانی چیلوں کا مقصد اور پروپیگنڈا

...جدی وہابیوں کے عقاید کو دنیا جانتی
...کہ یہ دشمنانِ خدا و رسول اپنے سوا
...مسلمانانِ عالم کو مشرک بے دین جانتے
...۔ ان کی حرکاتِ شنیعہ اور افعال قبیحہ
...ت ازام ہو چکے ہیں جس میں بارہا
...ں نے اسلامی تبرکات اور مقدسات
...بے حرمتی کی ہے۔ اور اسلام و مسلمانان
...خاکم بدہن) ہر ممکن تدبیر سے پامال
...کی جیسی ناپاک کوشش وقتاً فوقتاً
...تے رہے ہیں۔ وہ آج چھپانے سے
...ں چھپ سکتی۔ داسی بنا پر علمائے اسلام
...تفاق اس گروہ پر کفر کا فتویٰ صادر
...چکے ہیں۔ جس میں اصلاً کسی کو شک
...گنجائش نہیں) چنانچہ اس وقت بھی
...جود اپنے حمایتیوں کی خفیہ و علانیہ تنبیہ
...جدیہ کے وہ اپنی خباثت کو نہ چھپا سکے
...اسلام و مسلمین اور تقدسات اسلام
...طرف سے جو بغض و عناد ان کے
...ک دلوں میں مدت سے نہاں ہے وہ
...ں لباس میں آخر نمودار ہونے لگا۔
...آج ہمیں ان ایڈیٹروں و مضمون
...وں کی حاشیہ آرائی پر حیرت ہے۔
...وں نے نجدیوں کی مدح سرائی میں آسمان
...مین کے قلابے ملا دیئے۔ موٹی سے موٹی اور
...سرخیوں سے تنقیدیں لکھیں۔ اور بلا طلب
...سبب جبکہ نجدیوں کے عقاید وغیرہ کا کوئی
...ل نہ تھا۔ ان کی طرف سے صفائی پر صفائی
...یش کیگئی۔ جس نے نجدیوں کے عقائد کے بارہ
...ں ناواقف لوگوں کے دلوں میں بھی شکوک

پیدا کر کے بدظنی کو دو چند کر دیا۔ ہم حیرت و استعجاب میں تھے۔ کہ آخر یہ پیشگی صفائی جبکہ ہنوز کسی نے ان کے عقاید کے متعلق بدگمانی کا مطلق اظہار نہ کیا تھا۔ کیا معنے رکھتی ہے۔ اور ان کی اگلی پچھلی خباثتوں پر جو نقاب ڈالا جا رہا ہے۔ اس سے کیا فائدہ متصور ہے۔ شریف حسین کا رویہ

توسیع اشاعت

اخبار "الفقیہ" کے بہی خواہان کو کئی بار توجہ دلائی گئی ہے۔ کہ مہربانی کر کے ہر ایک خریدار بلکہ ہر ایک ناظر اخبار خالص حنفی سنی کا فرض ہے کہ کم از کم دو دو جدید خریدار پیدا کر کے اخبار کی اشاعت بڑھا دیں۔ ورنہ خطرہ ہے کہ اگر یہی حالت رہی تو ہمیں جنوری ۲۵ء سے پھر ہفتہ روزہ کرنا پڑے۔ علاوہ اپنی رات دن کی محنت کے مالی نقصان کی برداشت طاقت سے باہر ہے ؛

(منیجر)

رسالہ "حنفی" امرتسر

خدا کے فضل و کرم سے رسالہ حنفی نہایت آب و تاب سے چھپکر شائع ہو رہا ہے۔ جو ملک میں نہایت پسند ہوا۔ ہر ایک سنی حنفی کا فرض ہے کہ اس کی ضرور ہی خریداری کرے نمونہ ۲ر کے ٹکٹ آنے پر روانہ ہو گا۔ مفت بالکل نہیں۔
سالانہ چندہ عار روپیہ۔ (منیجر رسالہ حنفی امرتسر)

ضروری اطلاع

بوقتِ خط و کتابت چٹ نمبر کا حوالہ ضروری ہے ورنہ کوئی تعمیل نہ ہوگی۔ جواب کے لئے ٹکٹ نصف آنہ یا جوابی کارڈ آنا ضروری ہے ورنہ صاف جواب ؛ (منیجر)

گو ہر چند مذموم و قابل ملامت تھا۔ مگر یہ سب و شتم اور خلاف اخلاق لغانی فحاشی حقیقۃً ایک پروپیگنڈا تھا۔ جو اہل حجاز کے خلاف کیا جا رہا تھا۔ اور ہنوز کیا جا رہا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ نجدیوں کے حملہ اور پیش قدمی کے ساتھ شریف حسین نیز امیر علی و دیگر اہل حجاز پر "تبرہ" کی یورش روز افزوں ہوتی

گئی ہے۔

ہندوستان کے بعض لیڈروں و ایڈیٹران اخبارات کی یہ منظم حکمت عملی ضرور کچھ معنے رکھتی ہے۔ جسکی عنقریب کوئی ذی عقل مسلمان تشریح کریگا۔ جہانتک ہمارے ناقص خیال نے رسائی کی ہے ہم تو یہ سمجھے ہیں کہ جسطرح آریہ سماج اور قادیانی گروہ و دیگر مختلف فرقے مذہب کے پردہ میں اسلام کو خدانخواستہ مٹانے کے لئے سیاسی اقتدار حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ یہی مقصد ان وہابیوں کا ہے۔ جو ہندوستان میں بھی مسلمانوں کے روپ میں لاکھوں کی تعداد میں ایسی ہیئت سے موجود ہیں کہ ان کے اور مسلمانوں کے درمیان کوئی مابہ الامتیاز نہیں۔ اگر یہ گمان صحیح ہے۔ اور واقعی صحیح ہے تو مسلمانوں کو ہوش میں آجانا چاہیئے۔ اور اس سب سے بڑے فتنہ کی مدافعت کے لئے تیار ہو جانا چاہیئے مسلمان یاد رکھیں کہ یہ مارِ آستین سب سے مہلک اور زہریلا دشمن ثابت ہوگا۔ اور اس سے اسلام و مسلمین کی نقد جان کو جو خطرہ لاحق ہو رہا ہے وہ تمام خطروں سے زیادہ خطرناک ہے۔ خدا مسلمانوں کو آنکھیں دیں اور وہ اس فتنہ عظیم کا احساس و اندازہ کریں یہ وقت ہے جبکہ فرداً فرداً مسلمان اور مسلمان نما شیطان وہابی میں تمیز کیا جا سکتا ہے ؛

لعنت اللہ علی المنافقین ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

(راقم سراج علی خان اسسٹنٹ سٹیشن ماسٹر۔ مراد آباد)

النہی الاکید ۔ یہ رسالہ غیر مقلدین کے پیچھے نماز ممنوع و ناروا ہونے کے بیان میں ہے۔ قیمت ۴ر

النور البشارۃ فی مسائل الحج و الزیارت

مسائل حج و زیارت روضہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا

(Ram Pur . P. O.
Moradabad. U. P.)

شاندار اسلامی کتب

شفاء القلوب } مصنفہ عالیجناب مولانا مولوی سید محمد کریم صاحب۔ اسمیں ثابت کیا گیا ہے کہ مقبول بندگان خدا کو ان کی زندگی میں اور بعد موت کے وسیلہ پکڑنا اور ان سے مدد مانگنا بھی سنت مستمرہ ہے نیز اسمیں ایصال ثواب کے وقت ہاتھ اٹھانے کی بحث بھی کیگئی ہے قیمت ۸

مولود شریف } مصنفہ عالیجناب مولانا مولوی سید کریم صاحب مرحوم۔ یہ کتاب اپنی جیسی ہے نام ہی ظاہر ہے اسکی خوبی دیکھنے پر منحصر ہے۔ جو ایڈیٹر البلال مولانا ابو الکلام آزاد کے جواب میں لکھی گئی ہے۔ قیمت ۸

میلاد اکرل حصہ ہرود } حضرت محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مبارک تقریب کے متعلق ملک کے زبردست اہلقلم حضرات کے مضامین نظم و نثر درج ہیں ۹

الجرح علی البخاری حصہ اول } مؤلفہ عالیجناب مولانا مولوی سید عبد الغفور صاحب دام فیضہ۔ اس کتاب میں علمائے کرام احناف نے جو مضامین جرح کتاب بخاری کے ارقام فرمائے ہیں انکا مجموعہ ہے ۸

نوار القدسیہ } حضرت امام شعرانی رح کی عربی کتاب کا اردو ترجمہ۔ تصوف کی بےنظیر کتاب تزکیہ قلب کے واسطے حقیقی رہنما۔ عہ

کتاب الروح } اسکا ترجمہ عربی سے سلیس اردو میں کیا گیا ہے۔ روح کے متعلق بےنظیر معلومات کا ذخیرہ۔ ارواح کی گذشتہ آئندہ اور موجودہ حالات کا مکمل بیان۔ مصنفہ ... [illegible]

المعراج } اس کتاب میں حضرت خواجہ فخر عالم فخر عالمیان دادو میاں حضرت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جسمانی معراج کا ثبوت قرآن شریف اور احادیث شریفہ سے اور آثار صحابہ و اقوال فقہاء سے نہایت وضاحت سے دیا گیا ہے۔ جو صاحب بھی اس کتاب کی خوبی کرانا ہو قیمت ۱۲

تحفۃ الناظرین } یہ وہ نایاب کتاب ہے جسمیں غیر مقلدین کے تمام عقاید اور مفاسد ظاہر کرکے نہایت وضاحت سے قرآن و حدیث اور انکے اقوال جو علمائے سابق کو نزدیک قابل تسلیم ہیں جوابات لکھے گئے ہیں۔ فاتحہ خلف الامام چہلم۔ زیارت مزارات۔ مشاہد متبرکہ۔ حکم طواف۔ بوسہ۔ مولود شریف۔ ندائے غیر اللہ۔ شرک بدعت وغیرہ وغیرہ میں گفتگو ہے اس ... مدلل بقرآن حدیث و اجماع ثابت کیا گیا ہے ۹

... بکر ابیر و گیارھویں اور مولود شریف اور حلقہ کشی فقرا ... سے محققانہ طور پر مدلل بحث کیگئی ہے۔ ۶

... المحاد احمد علی صاحب مدرس اعظمی نے کمال خوش اسلوبی ... سے عام فہم انداز میں اسکا ترجمہ کیا گیا ہے جس سے طلباء کو آسانی ہو۔ قیمت ۸

ارتداد الوہابیین } فیض آباد کے ایک نادہی غیر مقلد کے رسالہ تکفیر المبتدعین کا دندان شکن زدار جواب ہے۔ اس کتاب کے اندر فرقہ باطلہ کا ذبہ ضالہ مضلہ مبتدعہ نادیہ کی اصلیت اور وہ مقدمات صیغہ فوجداری جو

بین غیر مقلدین ہوئے۔ مع نام فریقین و تاریخ فیصلہ و نام حاکم و دفعات شہر و قصبہ وغیرہ وغیرہ سب کچھ درج ہے۔ ہر ایک حنفی گھر میں اسکا ہونا ضروری ہے قیمت ۸

شجرہ منطقیہ } یہ نقشہ طلباء کی آسانی کے لئے گلدستہ کی صورت میں تیار کیا گیا ہے طول ۴۰ انچ عرض ۲۵ انچ۔ اسمیں مسائل تصور یہ و تصدیقیہ الگ الگ بیان کئے گئے ہیں۔ صغری کبرے ایسا غوجی میزان منطق قال اقول شرح تہذیب قطبی وغیرہ وغیرہ کی ضرورت نہیں رہتی۔ قیمت صرف ۶

القول السدید فی اثبات التقلید۔ بحث تقلید میں بےنظیر ہے ۳

سماع موتی و استمداد } اس رسالہ میں دلائل عقلیہ و نقلیہ سے ثابت کیا گیا ہے کہ مردے سنتے ہیں اور بزرگان دین سے استمداد جائز ہے ۴

ابطال وہابیہ } ناظرین اگر آپکو کسی غیر مقلد وہابیہ یا شیعان علی کے عقائد کفریہ و باطلہ کے سننے کا موقعہ نہ ہوا ہو تو اس مختصر رسالہ کو ضرور دیکھیں کیونکہ یہ قابل دید ہے جس کے مطالعہ کرنے سے عقاید باطلہ سے بیزار ہوکر پکا مومن بنجاتا ہے اگر آپ صد ہا روپیہ خرچ کریں تو بھی نہیں پا سکتے۔ نیز یہ بتایا گیا ہے کہ یہ فرقہ ہندوستان میں کب اور کیسے اور کیونکر آیا اور عبد الوہاب نجدی جس کے یہ غیر مقلدین پیرو ہیں ...

عربی بولچال } اس کتاب کے مطالعہ سے آپ بغیر استاد کے عربی بول سکتے ہیں۔ عہ

کرشمۂ قدرت } ایک دیوبندی دہلی مولوی کے افسانہ عبرت کا جواب جس میں علماء احناف کا نام لیکر ازحد غلیظ گالیاں دیگئی ہیں۔ اسکا جواب کرشمہ قدرت۔ مصنفہ مولانا مولوی محمد خوب صاحب نقشبندی احمد آبادی ۸

تصور پیر } اس کتاب میں تصوف و سالک کے معرکۃ الآراء مسئلہ پر فیصلہ کن مدلل عالمانہ بحث کیگئی ہے ۴

معیار الحق } مصنفہ مولانا مولوی عبد السمیع صاحب بنارسی۔ اس میں براہین ساطعہ سے ثابت کیا گیا ہے کہ فرقہ ناجیہ صرف اہل السنۃ والجماعت ہے۔ ۶

تحقیق الاتقیاء فی تحقیق افضل البشر بعد الانبیاء

مصنفہ مولانا مولوی عبد السمیع صاحب بنارسی اس میں ثابت کیا گیا ہے کہ انبیاء کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رض سب سے افضل ہیں۔ نہایت عمدہ کتاب ہے۔ اور اس کی خوبی دیکھنے پر منحصر ہے قیمت ۶

رحمۃ للعالمین

رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رحمۃ للعالمین ہونے پر ایڈیٹر اہل حدیث کا انکار اور اس پر مدلل براہین پیش کئے گئے ہیں۔ قابل دید بحث ہے۔ قیمت ۵

المشتہر: مینیجر اخبار "الفقیہ" امرتسر (پنجاب)